B.A. part III

Paper V

Page - I

Date - 22.07.2020

Topic - Kalimuddin Ahmad Ki Tanqeedi Basirat "Urdu Tanqeed per Ek Nazar" ki raushni me

کلیم الدین احمد کی تنقیدی بصیرت "اردو تنقید پر ایک نظر" کی روشنی میں

اردو تنقید میں حالی کو اولیت حاصل ہے۔ پر اردو تنقید میں جہاں اور بڑی بڑی ہستیاں معرضِ وجود میں آئیں ان میں کلیم الدین احمد بھی ایک معتبر نام ہے۔ ان کے اندر ایک سچے عالم، نقاد کی خوبی اور فن کو پرکھنے کی نظر تھی۔ ادب کو صحیح رخ دینے کا سچا شوق بھی تھا۔ اصلاح کرنے کی قابلیت بھی تھی۔ زوردار یقین تھا اور قوتِ کردار تھا۔ وہ نقاد کے اصل کارناموں سے واقف تھے۔ بحیثیت نقاد جب انہوں نے اردو تنقیدوں کا مطالعہ کیا تو اپنے نقطۂ نظر سے پچھلی تمام تنقیدی کوششوں کو بعض پہلوؤں سے تشفی بخش نہیں پایا۔ اس لیے بے لاگ ان تمام تذکروں پر رائے زنی کی ہے۔ اور حوالہ و دلائل کے ذریعہ ذریعہ ان کے نقص کو ثابت کیا ہے۔

کلیم الدین احمد کے خیال میں اردو تنقید عام طور پر جذباتی، شخصی اور متعصبانہ ہوا کرتی تھی۔ اور زیادہ تر محبوب شعراء کی مدح سرائی پر مبنی تھی۔ اس وجہ سے موصوف نے قدیم تذکروں کو مکمل تنقیدی دائرہ سے خارج کر دیا ہے۔ کیونکہ پرانے تذکروں میں نقادوں نے شعراء کرام کے کلام پر خصوصی نظر نہیں ڈالی تھی بلکہ صرف تذکرہ کر دینا ہی کافی سمجھا تھا۔ قدیم اردو تنقید تذکرہ کے حدود سے باہر قدم نہیں رکھ سکی تھی۔

کلیم الدین احمد کے خیال میں نقاد کے لئے ضروری ہے کہ وہ شعری تخلیق پر تنقید کرتے وقت شاعر کی زندگی، افتادِ طبع و ذہنی رجحانات سے پوری طرح واقفیت فراہم کرائے۔ ان کی شخصیت اور ان کے ماحول اور شخصیت اور ماحول کے رابطہ پر روشنی ڈالے۔ لیکن پرانے تذکروں میں اس پہلو سے کوئی روشنی نہیں ملتی ہے۔ ان کے نزدیک پرانے تذکرے صرف لفاظی ہیں۔ رنگینی اور چمکیلے الفاظ کا بڑھتا ہوا سیلاب ہیں۔ حالانکہ ان میں ابن جاہی اور بیسا اوقات بے لاگ فنی تنقید پائی جاتی ہے۔

کلیم الدین احمد نے پرانے تذکروں کو تاریخی حیثیت قرار دے کر بے مقصد ثابت کیا ہے۔ انہوں نے اردو تنقید کو ایک نیا رنگ و آہنگ دیتے ہوئے چند بنیادی نکات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پرانے نقادوں نے اصول تنقید وضع نہیں کیا تھا۔ اس فن سے ان کی جانکاری نہ تھی۔ ادب محض دل بہلانے کا ذریعہ تھا۔ اردو تنقید تعیب اور لغو و لایعنی بکواس ہوتی تھی۔ یہی وہ اسباب ہیں جس کی وجہ سے پرانے تذکروں میں تنقیدی پہلو بالکل

مفقود ہیں۔ انہوں نے اردو تنقید کے تقریباً تمام تذکروں کی خامیوں کو بغور مطالعہ کیا ہے۔ ان کی تنقیدی بصیرت نے خامیوں پر گراں قدر رہنمائی دی ہے۔ آبِ حیات کے متعدد حوالوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ پرانے تذکرہ نگاروں کے مقابلہ میں آزاد کی واقعہ نگاری صرف قابلِ قدر ہے۔ آزاد کی کتاب "آبِ حیات" کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"آزاد نے حقِ شاگردی ادا کیا ہے اور بس۔ ان تعریفی جملوں کو ذوق کی شاعری سے کوئی مناسبت نہیں، یہ چمکتے ہوئے الفاظ حقیقت سے خالی ہیں۔ اگر ذوق آزاد کے استاد نہ ہوتے تو یہ مرصع تاج ان کے سر پر نہ رکھا جاتا۔"

ان کے نزدیک اچھے نقاد میں شاعر اور انشا پرداز کی طرح چند خصوصیات اور اوصاف ہوتے ہیں جو اس کو عوام سے ممیز کرتے ہیں۔ اسے فنِ تنقید کے ہر پہلو سے واقفیت ہوتی ہے۔ شاعر کی طرح وہ بھی لطیف اور حساس طبیعت رکھتا ہے۔ اس کی نظر بلند اور وسیع ہوتی ہے، وہ اپنی زبان کے ادبی کارناموں سے پوری واقفیت رکھتا ہے اور دوسری زبانوں کے بہترین ادب سے بھی واقفیت رکھتا ہے۔ اس واقفیت کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جو کچھ پڑھے اس سے متاثر ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اپنے تاثرات محفوظ رکھ سکے۔

کلیم الدین احمد نے اردو تنقید کے فرضی وجود اور اس کی پراگندگی کو دور کرنے کے لیے سخت الفاظ بھی استعمال کیے ہیں۔ قدیم تذکرہ کو ردی کاغذوں کے ڈھیر سے تعبیر کیا ہے کیونکہ وہاں تنقیدی خصوصیات کا فقدان ملتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ۔

"یہ صحیح ہے کہ تذکرہ نویسوں نے تنقید کی ماہیت اور اس کے مقصد سے تذکروں میں بحث نہیں کی ہے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ ان کا یہ میدان ہی نہیں تھا۔ لیکن انہوں نے کلام پر جو رائے دی ہے اس سے یہ پتہ ضرور چلتا ہے کہ وہ تنقید کے مفہوم سے واقف تھے اور اس کا شعور بھی رکھتے تھے البتہ اس کا میدان محدود تھا۔ اور ان کے معیار اس زمانہ کے تنقیدی معیاروں سے مختلف تھے۔"

کلیم الدین احمد کی تنقیدی بصیرت اور ان کا نیا رنگ و آہنگ ہمیں یہ معلوم فراہم کرتا ہے کہ تنقید کا کام فیصلہ کرنا ہے۔ تنقید وضاحت، ترجمانی، تفسیر، تحلیل ہے، تجزیہ ہے۔ تنقید الفاظ کرتی ہے۔ ادنیٰ اور اعلیٰ، جھوٹ اور سچ، بلندی اور پستی کے معیار کو قائم کرتی ہے۔ تنقید ادب میں پرانی باتوں کو حذف اور نئی باتوں کے ایجاد کرنے کا کام کرتی ہے۔ وہ ادب کو ایک نئی توانائی سے تو ایک دوسرا مثبت بھی کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اچھا نقاد یہ دیکھتا ہے کہ ادبی تخلیق ادب کتنی ہے اور اس کا معیار کیسا ہے۔ وغیرہ وغیرہ